۴ ستمبر ۱۹۰۸ء

خطبہ جمعہ

(خلاصہ)

حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح نے خطبہ کے شروع میں مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ (البقرۃ:۲۹،۳۰)

اور پھر فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ ان آیات میں اپنے احسانات یاد دلاتا ہے کیونکہ انسان کی فطرت ہے کہ اپنے احسان کرنے والے کا شکر گزار ہوتا ہے اور اس کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس کو خوش رکھنا اپنا فرض جانتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ انسان کو کہتا ہے کہ تم خدا کے ناشکرے کس طرح بنتے ہو۔ اپنا حال تو دیکھو۔ تم مردہ تھے۔ بے جان ذرات تھے۔ تمہارا نام و نشان نہ تھا۔ خدا نے تمہیں زندہ جاندار بنایا۔ پھر تم مرجاؤ گے۔ پھر زندہ

کئے جاؤ گے اور خدا کی طرف پھیرے جاؤ گے۔ پھر احسان الٰہی کو یاد کرو کہ اس نے زمین کی تمام اشیاء تمہارے فائدہ کے واسطے بنائیں۔ پھر تم زمین سے لے کر آسمان تک بلکہ عرش تک نگاہ ڈالو۔ ہر امر میں خدا تعالیٰ کے تمام کاموں کو حق و حکمت سے پر پاؤ گے۔ کوئی بات ایسی نہیں ہے جس میں کوئی کمزوری یا خرابی نگاہ میں آسکے۔ اور خدا سب باتوں کا علیم ہے۔ وہ تمہارے افعال کو دیکھ رہا ہے اور ان سے باخبر ہے۔

اس خطبہ میں حضرت موصوف نے بالخصوص طلباء مدرسہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ خدا نے ان کو نیکی کے حاصل کرنے میں اور تقویٰ کی راہوں پر اپنے آپ کو مستقل کرنے کے لئے عمدہ موقع عطا کیا ہے۔ آگے چل کر کالجوں میں ان کے واسطے بہت مشکلات ہوں گے کیونکہ وہاں ایسی نیک صحبت اور دیندار استادوں کا ملنا مشکل ہو گا۔ جس نے ایسے وقت میں اصلاح نہ کرلی وہ آگے کیا کرے گا۔

فرمایا۔ استادوں کو بھی چاہئے کہ ان بچوں کے واسطے دردمند دل کے ساتھ دعائیں مانگیں کہ خدا تعالیٰ ان کی اصلاح کرے۔ اگر ایک آدمی بھی تمہارے ذریعہ سے ہدایت پا جائے تو تمہارے واسطے ایک بڑی نعمت ہے۔

(بدر جلد ۷ نمبر ۳۵ ----- ۱۷؍ ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

☆-☆-☆-☆